نعرۂ تکبیر

سید اکرام الحق جاوید

بات مسجد کی ہے ــــــــ اچھرہ کی نہیں !!!

اچھرہ ـــــ لاہور کی ایک جدید اور معروف آبادی ہے۔ ایک طرف یہ فیروز پور روڈ سے شروع ہوتی ہے تو دوسری جانب پر سمن آباد سے جا ملتی ہے۔ اردگرد کی بیسیوں آبادیاں بھی اچھرہ میں ملتی جارہی ہیں۔ اور اس طرح یہ لاکھوں گھروں پہ مشتمل آبادی ہے۔ جہاں کوٹھیاں بھی ہیں اور بڑے بڑے پلازے بھی۔ امیر سے امیر شخص یہاں آباد ہے اور بڑے بڑے فیاض اور خدا ترس لوگ بھی یہیں بستے ہیں۔ مگر مجھے یہ جان کر اس وقت حیرانی ہوئی کہ لاکھوں کی آبادی میں ایک بھی ایسی مسجد نہیں کہ جہاں کتاب وسنت کی روشنی میں نماز ادا کی جاسکے۔ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں گذشتہ دنوں یہاں دو ہفتے ٹھہرنا پڑا۔ میں اس تلاش میں رہا کہ مسجد ہو تو وہاں جاکر نماز پڑھ آیا کروں، لیکن کسی اہلحدیث مسجد کا دور دور تک کوئی نشان نہ ملا۔ میں ایسے ہی کسی روز ۱۰۶ راوی روڈ آیا تو میں نے وہاں بھی معلومات چاہیں تو مجھے ایک لاہوری بزرگ نے بتایا کہ البتہ رحمن پورہ میں ایک مسجد واقع ہے جو فیروز پور روڈ سے کافی ہٹ کر اندر کی طرف ہے میں سوچنے لگ گیا کہ اگر لاہور کی اچھرہ جیسی آبادی میں کوئی مسجد نہیں ہے تو یقیناً ایسی بے شمار آبادیاں مزید ہوں گی جہاں اہلحدیث مسجد نہیں ہوگی۔ یہ آبادیاں اگرچہ مساجد سے آباد اور مساجد نمازیوں سے آباد ہیں۔ لیکن یہ مسجدیں کن کی ہیں۔ یہ حنفیوں کی مسجدیں ہیں۔ جہاں محمدؐ کی بجائے حنفی طریقہ نماز اختیار کیا جاتا ہے اور اس طرح ان آبادیوں میں جہاں جہاں اہلحدیث آباد ہیں۔ وہ یا تو ان مساجد میں نماز ادا کرتے ہیں یا پھر بامر مجبوری گھروں میں ہی پڑھ لیتے ہیں میرے لیے یہی مقام افسوس ہے کہ سنت کے مطابق نماز نہ پڑھے جانے کے باعث اہلحدیث کی اولادیں کہاں نمازیں پڑھیں گی؟؟ تربیت کا عمل کیسے شروع ہوگا؟؟؟ اور مسجدیں نہ بننے کے باعث بنے بنائے اہلحدیث بھی محض مجبور نظر آتے ہیں۔ جمعہ کی ادائیگی تو شاید وہ بھاگ دوڑ کر کسی اہلحدیث میں ادا کر ہی لیتے ہوں گے۔ لیکن کیا پوری فیملی نماز جمعہ حقیقی معنوں میں ادا کر سکے گی۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔

ہمارے مسلک کے ایسے کون سے ادارے ہیں کہ جن کو جا کر کہا جائے کہ وہاں مسجد نہیں ہے۔ وہاں مسجد بنائی جائے اور اگر وہاں نہیں ہے تو اب تک کیوں نہیں بنائی گئی، احتساب اور ارتکاب والا کوئی ادارہ موجود نہیں۔ کہنے کو تو ہر شہر میں تنظیم المساجد نام کی تنظیم ہے۔ لیکن وہ صرف فنڈز لینے کی صورت میں مساجد بنانے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔۔۔ حقیقت میں تقاضائے حالات یہی ہے کہ وہ تنظیم اپنا کردار محدود نہ کرے۔ بلکہ سیلاب بن کر ہر آبادی میں جا پہنچے اور وہاں مقامی اہلحدیث افراد پر مشتمل "مسجد بناؤ اجلاس" طلب کرے۔ کسی متعین جگہ تمام افراد مل کر ان کے ایڈریس، ٹیلیفون نمبر لیے جائیں اور اس دوران علاقے کے مخیر حضرات کے اسماء بھی لے لیے جائیں۔ اسلام آباد میں مساجد کا نیٹ ورک بنانے والے ہمارے دوست چودھری محمد امین صاحب جو آج کل "مرکز بناؤ تحریک" کے کنوینر

بقیہ صفحہ ۱۲ پر